ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ضلع شیخوپورہ کے معروف دینی مدارس کی علمی و دینی خدمات: ایک تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

RELIGIOUS, EDUCATIONAL, AND SCHOLARLY SERVICES OF PROMINENT ISLAMIC SEMINARIES IN SHEIKHUPURA: A CRITICAL AND ANALYTICAL STUDY

Muhammad Asif
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,RIPHAH international University , Faisalabad
Hafiz Muhammad Shahid Mehmood
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,RIPHAH international University , Faisalabad
Hafiz Muhammad Saqib
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies,RIPHAH international University , Faisalabad
hmsaqibadv@gmail.com

Abstract

Islamic seminaries have historically played a significant role in preserving Islamic knowledge, promoting religious education, and providing guidance to society. Sheikhupura, one of the prominent districts of Punjab, Pakistan, hosts several well-established Islamic institutions representing different schools of thought. These seminaries have made remarkable contributions to religious education, Qur'anic and Hadith studies, jurisprudence, moral training, preaching, publication, and social welfare.

This study critically examines the religious, educational, and scholarly services of some of the leading Islamic seminaries in Sheikhupura, namely Jamia Nizamia Rizvia, Jamia Farooqia, Jamia Muhammadiya, Madrasa Ihya-e-Islam, and Idara Wilayat Ali bin Abi Talib. The research highlights their educational systems, curricula, teaching methodologies, academic achievements, publication activities, community services, and their role in promoting Islamic values. Alongside acknowledging their contributions, the study also evaluates the challenges faced by these institutions and identifies areas requiring academic improvement and institutional development.

Using qualitative and analytical research methods, this paper aims to present an objective assessment of the selected seminaries while offering constructive recommendations for enhancing their educational standards, research culture, administrative efficiency, and social engagement. The findings demonstrate that despite their doctrinal diversity, these institutions share a common commitment to the dissemination of Islamic teachings and the moral development of society.

Keywords: Sheikhupura, Islamic Seminaries, Religious Education, Madaris, Islamic Scholarship, Religious Services, Educational Contributions, Critical Study, Pakistan, Islamic Institutions.

تعارف موضوع:

اسلامی تہذیب و تمدن کی تشکیل، دینی علوم کی حفاظت اور اسلامی اقدار کے فروغ میں دینی مدارس کا کردار ہر دور میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ان اداروں نے قرآن و سنت کی تعلیم، فقہ و حدیث کی تدریس، عربی زبان و ادب کے فروغ، دینی قیادت کی تیاری اور اصلاحِ معاشرہ جیسے اہم میدانوں میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ برصغیر میں دینی مدارس نہ صرف اسلامی علوم کے مراکز رہے ہیں بلکہ انہوں نے استعمار کے دور، تحریکِ آزادی اور بعد ازاں مذہبی، سماجی اور فکری رہنمائی میں بھی مؤثر کردار ادا کیا ہے۔

پاکستان میں دینی مدارس مختلف مکاتبِ فکر کی نمائندگی کرتے ہوئے مذہبی تعلیم و تربیت، دعوت و تبلیغ، تحقیق و تصنیف، سماجی خدمت اور اخلاقی اصلاح کے شعبوں میں سرگرم عمل ہیں۔ پنجاب کا ضلع شیخوپورہ بھی ایسے متعدد معروف دینی اداروں کا مرکز ہے جنہوں نے اپنے اپنے دائرۂ اثر میں قابلِ قدر علمی، دینی اور سماجی خدمات انجام دی ہیں۔ ان مدارس میں جامعہ نظامیہ رضویہ، جامعہ فاروقیہ، جامعہ محمدیہ، مدرسہ احیائے اسلام اور ادارہ ولایت علی بن ابی طالب نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، جہاں مختلف مسالک کی نمائندگی کے ساتھ دینی تعلیم و تربیت، ائمہ و خطباء کی تیاری، دعوتی سرگرمیوں، فلاحی خدمات اور علمی و تحقیقی کاموں کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

اگرچہ ان اداروں کی خدمات مختلف سطحوں پر نمایاں ہیں، تاہم ان کے تعلیمی نظام، تحقیقی رجحانات، انتظامی ڈھانچے، سماجی کردار اور معاصر تقاضوں سے ہم آہنگی کا علمی و تنقیدی جائزہ نسبتاً کم لیا گیا ہے۔ موجودہ تحقیق اسی خلا کو پُر کرنے کی ایک کوشش ہے، جس میں مذکورہ مدارس کی خدمات کو تحقیقی انداز میں مرتب کیا گیا ہے

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

اور ان کی مثبت جہات کے ساتھ ساتھ ان چیلنجز اور کمزوریوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جن پر توجہ دے کر ان اداروں کی علمی و تعلیمی کارکردگی کو مزید مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔

یہ تحقیق معروضیت، اعتدال اور علمی دیانت کے اصولوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انجام دی گئی ہے۔ اس کا مقصد کسی ادارے یا مکتبِ فکر کی تنقیص یا ترجیح نہیں بلکہ شیخوپورہ کے معروف دینی مدارس کی خدمات کا غیر جانب دارانہ تجزیہ پیش کرنا، ان کے علمی و سماجی اثرات کا جائزہ لینا اور مستقبل کے لیے تعمیری تجاویز فراہم کرنا ہے۔ توقع ہے کہ یہ مطالعہ دینی مدارس پر ہونے والی آئندہ تحقیقات کے لیے ایک مفید علمی ماخذ ثابت ہو گا اور پالیسی سازوں، محققین اور تعلیمی اداروں کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرے گا۔

مقاصدِ تحقیق

زیرِ نظر تحقیق کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. ضلع شیخوپورہ کے معروف دینی مدارس کا تعارف اور ان کے قیام، اغراض و مقاصد اور تعلیمی پس منظر کا جائزہ لینا۔
2. جامعہ نظامیہ رضویہ، جامعہ فاروقیہ، جامعہ محمدیہ، مدرسہ احیائے اسلام اور ادارہ ولایت علی بن ابی طالب کی علمی، تعلیمی، دینی اور سماجی خدمات کا تحقیقی مطالعہ کرنا۔
3. ان مدارس کے نصابِ تعلیم، تدریسی نظام، تحقیقی سرگرمیوں، دعوتی و تبلیغی خدمات اور تصنیفی و اشاعتی کاموں کا تجزیہ کرنا۔
4. مذکورہ مدارس کی معاشرتی، اخلاقی اور دینی اصلاح میں ادا کیے گئے کردار کا تنقیدی جائزہ لینا۔
5. مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے ان دینی اداروں کی خدمات میں موجود مشترکہ اور امتیازی پہلوؤں کی نشاندہی کرنا۔

جامعہ نظامیہ رضویہ کی دینی خدمات

تدریسی خدماتِ دینیہ:

جامعہ نظامیہ رضویہ کا نصاب وہی ہے جو تنظیم المدارس کا ہے کیونکہ جامعہ نظامیہ رضویہ کا تنظیم المدارس سے الحاق ہے۔ جامعہ نظامیہ رضویہ میں اساتذہ اگرچہ علوم دینیہ میں بہت مہارت رکھتے ہیں لیکن درس و تدریس کے سلسلہ میں تحقیقی صلاحیتوں کو ابے کا فقدان پایا گیا ہے۔ اصولِ تدریس دور جدید کے تقاضوں کے مطابق نہیں۔ ہم نصابی سرگرمیوں کا فقدان ہے۔ تدریس کے لئے معاوناتی ذرائع و وسائل مثلاً نقشہ جات، ماڈل و چارٹ وغیرہ کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ نیز تحقیقی مضامین لکھنے کی طرف کی طرف رغبت بھی نہیں دیکھی گئی۔ حتیٰ کہ قرآن و حدیث سے متعلق کسی قسم کا تصنیفی کام سامنے نہیں آیا۔[1]

قرآن و تفسیر:

دین میں اصل اہمیت قرآن مجید کی ہے اور اصل مقصد قرآن کا علم ہے سارا زور اس کی تعلیم پر صرف ہونا چاہیے تاکہ ہماری نسل انسانی میں قرآن سے لگاؤ پیدا ہو۔ نوجوان کی سوچ قرآنی تعلیمات کے مطابق ہو قرآن مجید پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ لیکن مدرسہ نظامیہ رضویہ سے تعلق رکھنے والے کسی اساتذہ یا طالب علم کی طرف سے قرآن و تفسیر سے متعلق کوئی تحقیقی کاوش منظرِ عام پر نہیں آئی۔ ناہی وہاں پر اجیکٹ کی صورت تفسیر لکھوانے کا اہتمام کیا گیا۔ ناہی کبھی طلباء کے مابین ترجمہ و تفسیر قرآن سے متعلق کسی قسم کے مقابلہ جات تحریری و تقریری کروائے گئے۔ جس کی دورِ حاضر میں اشد ضرورت ہے۔[2]

حدیث و علوم الحدیث:

مدرسہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں احادیث کی کتابوں کا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ احادیث کے مجموعہ جات تیار کروائے جائیں جن میں کچھ اسنادِ حدیث سے متعلق ہوں کچھ میں متن کے متعلق ابحاث پائی جائیں۔ کبھی احادیث یاد کروانے کے لئے مقابلہ جات کروائے جائیں کبھی احادیث سے متعلق تحریری مضامین لکھوانے کا اہتمام کروایا جائے۔ لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ شیخوپورہ کے مشہور مدرسہ میں ان تحقیقی کاوشوں کا فقدان ہے۔[3]

---

(1) قصوری، محمد منشاء تابش، جامعہ نظامیہ کا تاریخی جائزہ، استقلال پریس لاہور، 1976ء، ص20

(2) مجلہ النظامیہ، لاہور، شیخوپورہ، علوم اسلامیہ کی عظیم دینی درسگاہ، (سید خورشید احمد گیلانی)، جون 2012ء، جلد 12، شمارہ 6، ص14

(3) قصوری، محمد منشاء تابش، پیکر و علم عمل، ص55

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

فقہ وعلوم الفقہ:

فقہ کا تعلق زندگی سے متعلقہ تمام مسائل سے ہے۔ آج کے دور میں پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ جامعہ نظامیہ رضویہ کے اساتذۂ طلباء میں فتاوی نویسی کی صلاحیت پیدا کریں۔ اس کے ساتھ طلباء میں سے قابل افراد کو دارالافتاء میں مسائل لکھنے کی ذمہ داری دی جائے تاکہ وہ مستقبل میں مفتیانِ کرام کے عہدے سنبھال سکیں۔ (1)

متفرق تدریسی خدمات:

مدارس میں نصاب کا ایک خاص مقصد طلبہ کے اخلاق اور معاشرتی علوم کی ترقی و ترویج بھی ہونا چاہیے۔ ایک با اخلاق طالب علم ایک اچھے معاشرے کی ترقی میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ جامعہ نظامیہ رضویہ کے طلباء کو زندگی کے عمل میدان میں کامیاب فرد کی حیثیت سے آگے بڑھنے کے قابل بنایا جائے۔ (2)

تدریسی خدمات کا تنقیدی جائزہ:

جامعہ نظامیہ رضویہ کی تدریسی خدمات پر تنقید کو درج ذیل نکات کی صورت بیان کیا جاسکتا ہے:

1. مدرسہ نظامیہ رضویہ سے تعلق رکھنے والے کسی اساتذہ یا طالب علم کی طرف سے قرآن و تفسیر سے متعلق کوئی تحقیقی کاوش منظرِ عام پر نہیں آئی۔ ناہی وہاں پراجیکٹ کی صورت تفسیر لکھوانے کا اہتمام کیا گیا۔ ناہی کبھی طلباء کے مابین ترجمہ و تفسیر قرآن سے متعلق کسی قسم کے مقابلہ جات تحریری و تقریری کروائے گئے۔ جس کی دورِ حاضر میں اشد ضرورت ہے۔
2. احادیث یاد کروانے، سندِ احادیث سے متعلق تحقیق کرنے اور متنِ احادیث سے متعلق اساتذہ کی طرف سے کسی قسم کا تحقیقی کام منظر عام پر نہیں آیا۔
3. پیش آمدہ مسائل کے حل کے لئے جامعہ نظامیہ رضویہ میں طلباء کو فتاوی نویسی کی تربیت نہیں دی جارہی۔ جدید مسائل کا حل اسلامی تعلیمات کی رو سے نکالنے کے لئے اس مدرسہ کے اساتذہ کو متحرک ہونے کی ضرورت ہے۔

تصنیفی خدماتِ دینیہ:

جامعہ نظامیہ کے مہتمم اعلیٰ مفتی عبد القیوم ہزاروی کا علمی مقام کیا تھا اس بات کا اندازہ صرف وہی کر سکتا ہے جس نے مفتی اعظمؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا ہو آپ کی مصرفیت کو دیکھتے ہوئے یہ تصور بھی مشکل ہے کہ آپ کی قرطاس و قلم کے لئے بھی وقت نکالتے ہوں گے! مگر فیاض ازلی وابدلی کی پیکر اں کے باعث آپ نے اس محاذ کو بھی خوب نوازا ہے ہزارہا فتاوی جات جاری کرنے کے علاوہ آپ نے درج ذیل علمی و تحقیق کتابیں بھی تصانیف فرمائیں۔ (3)

1. التوسل (عربی) جو کہ پاکستان بھارت اور ترکی سے شائع ہو چکی ہے۔
2. العقائد والمسائل (عربی) تنظیم المدارس کے نصاب میں شامل ہے۔
3. تاریخ نجد و حجاز (اردو) پاکستانی اشاعت کے علاوہ بریلی شریف (انڈیا) سے جاری ماہنامہ اعلیٰ حضرت سے قسط وار شائع ہو چکی ہے۔
4. مقالات مفتی اعظم (اردو)
5. امام اعظم کے اجتہادی قوائد واصول (4)

آخر الذکر کے علاوہ سبھی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور بہت سے مقالات، علمی جرائد کی زینت بن چکے ہیں۔

فتاوی رضویہ کی اشاعت:

فتاوی رضویہ کی ۲۱ جلدوں کو حوالوں کی تخریج، عربی وفارسی عبارتوں کے اردو تراجم اور تقدیم وتعارف کے ساتھ ۳۳ جلدوں میں مفتی اعظم پاکستان نے طبع کروایا ہے، کیونکہ فتاوی رضویہ کی اکثر جلدوں کے سوالات عربی وفارسی زبانوں میں ہیں، اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی نے اپنے تجر علمی سے ہر زبان میں سوال کرنے والوں جواب اسی زبان میں دیا ہے۔ اسی وجہ سے عام قارئین اور اردو دان حضرات فتاوی رضویہ سے کماحقہ استفادہ نہیں کر پارہے تھے۔ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی

(1) قصوری، محمد منشاء تابش، پیکر علم و عمل، ص56
(2) قصوری، محمد منشاء تابش، جامعہ نظامیہ کا تاریخی جائزہ، ص90
(3) ایضاً، ص56
(4) قصوری، محمد منشاء تابش، جامعہ نظامیہ کا تاریخی جائزہ، ص90

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

رحمۃ اللہ علیہ نے سب کے لیے فتاوی رضویہ کو ایک دستر خوان عام کی طرح پیش کر دیا ہے جو کہ آپ کی ایک خاص علمی یادگار ہے۔[1]

مجلہ النظامیہ:

جامعہ نظامیہ رضویہ سے سن ۲۰۰۰ء سے علمی و تحقیقی اور فنی و ادبی موضوعات پر مشتمل ماہنامہ مجلہ "النظامیہ" کے نام سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ جامعہ نظامیہ رضویہ کے شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد فضل حنان سعیدی صاحب زید مجدہ مدیر اعلیٰ جبکہ حضرت علامہ مولانا فاروق شریف رضوی صاحب اور حضرت علامہ مولانا شکور احمد ضیاء سیالوی صاحب معاون مدیران ہیں۔ اس مجلہ میں فضلاء جامعہ نظامیہ رضویہ کے علاوہ ملک کے طول و عرض کی علمی شخصیات کے تحقیقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف بین الاقوامی شہرت کی حامل شخصیات کو خراج تحسین پیش کرنے اور ان کے خدمات کو سراہنے کے لیے "مجلہ النظامیہ" کے خاص نمبرز بھی جاری کیے جاتے ہیں۔[2]

جن میں "مفتی اعظم نمبر" (ستمبر ۲۰۰۳ء اور اگست ۲۰۱۸ء) شرف ملت نمبر (عبد الحکیم شرف قادری اکتوبر ۲۰۰۷) شہید ملت نمبر (مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید جولائی ۲۰۰۹) "امام احمد رضا نمبر" (دسمبر ۲۰۱۸ء) اور "تاج الشریعہ نمبر" (ستمبر ۲۰۱۸ء) سرفہرست ہیں۔ اس مجلہ میں "جامعہ نظامیہ رضویہ" کے طلبا کے مضامین بھی شائع کر کے ان کو اپنی صلاحیتیں کو اجاگر کرنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ مفتی اعظم پاکستان مصنف بھی تھے اور مصنف گر بھی تھے۔ آپ نے اگرچہ بہت زیادہ کتب تصانیف نہیں فرمائی لیکن آپ نے آپنے تلامذہ کی ایک بڑی تعداد تصانیف و تالیف کے میدان میں اتاری۔[3]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بلاشبہ جامعہ نظامیہ میں بہت سا تصنیفی کام ہوا۔ لیکن چند امور ابھی بھی قابل اصلح ہیں مثلاً:

1. جامعہ نظامیہ میں عصری علوم کو بھی ترویج دی جائے اور اس حوالہ سے بھی تصنیفی خدمات پیش کرنے کی سعی کی جائے۔
2. طلباء میں تحریری مقابلہ جات کروائے جائیں اور اس پر انعامات بھی دئے جائیں۔
3. ہر تعلیمی سال مکمل ہونے کو ایک تحقیقی مضمون سے مستنبط کیا جائے۔
4. طلبہ کو مآخذ اصلیہ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے کتب کی سہولت فراہم کی جائے۔
5. انٹرنیٹ کے ذریعہ مختلف کتب و مضامین تک رسائی حاصل کرنے کی باقاعدہ تربیت دی جائے۔

جامعہ فاروقیہ اور جامعہ محمدیہ کی دینی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

تدریسی خدماتِ دینیہ:

جامعہ فاروقیہ کا الحاق وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ہے۔ اس جامعہ میں وہی نصاب پڑھایا جاتا ہے جو وفاق المدارس العربیہ کا نصاب ہے۔ یہ نصاب بہت قدیمی ہے۔ برصغیر کے دینی مدارس میں پڑھایا جانے والا نصاب ملا نظام الدین سہالوی نے ترتیب دیا تھا۔ ملا نظام الدین فرنگی محل لکھنو میں اسلامی فقہ اور فلسفے کے استاد تھے۔ ان کا مرتب کردہ نصاب جسے درس نظامی کہا جاتا ہے وہ مدرسہ نظامیہ بغداد کے نصاب سے یکسر مختلف تھا جسے ملا نصیر الدین طوسی نے ترتیب دیا تھا۔ ابتداء میں اہل سنت کے (دیوبندی بریلوی، اہلحدیث اور جماعت اسلامی) مدارس میں یہی نصاب پڑھایا جاتا رہا۔ بعد ازاں تمام مکاتب فکر نے اپنی اپنی فقہی ضروریات کے مطابق اس میں ترامیم کرلیں اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ جہاں خیالات و نظریات نے خدشات و اندیشے پیدا کئے وہاں تقسیم در تقسیم کے عمل نے بھی جگہ بنائی ہے۔[4]

جامعہ فاروقیہ میں تدریسی خدمات کے نقائص درج ذیل نکات کی صورت بیان کئے جاسکتے ہیں:

1. اساتذہ کو تدریسی خدمات کے لئے باقاعدہ تربیت نہیں دی جاتی۔
2. طلباء کی نفسیات سے نابلد ہونے کی وجہ سے تمام طلباء سی یکساں سلوک روا رکھا جاتا ہے۔
3. اساتذہ معاون تدریسی آلات مثلاً ماڈل و نقشہ جات وغیرہ کا استعمال نہیں رتے جس سے طلباء کو سمجھنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔

---

(1) مجلہ النظامیہ، لاہور، شیخوپورہ، علوم اسلامیہ کی عظیم دینی درسگاہ، (سید خورشید احمد گیلانی) ص 14

(2) ایضاً

(3) مجلہ النظامیہ، لاہور، شیخوپورہ، علوم اسلامیہ کی عظیم دینی درسگاہ، (سید خورشید احمد گیلانی) ص، 14، جون 2012ء، جلد 12، شمارہ 6

(4) غلام منور، تذکرہ آفتابِ اولیاء، 15 جون، 2011ء، ص 78

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

4. طلباء کی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لئے تحریری و تقریری مقابلہ جات نہیں کروائے جاتے۔
5. کسی بھی علم میں تخصص مثلاً تخصص فی الحدیث، تخصص فی الفقہ، تخصص فی التفسیر اور تخصص فی الادب نہیں کروائے جاتے۔ (1)

تصنیفی خدماتِ دینیہ

جامعہ فاروقیہ دیوبندی مکتب فکر کا ایک بہت بڑا ادارہ ہے۔ اس جامعہ سے کافی تعداد میں طلباء حفظ، تجوید اور درسِ نظامی کی سند فراغت حاصل کرتے ہیں ۔لیکن جامعہ میں تصنیف و تالیف کی ضرورت ہے کیونکہ اتنا بڑا جامعہ ہونے کے باوجود ابھی تک کوئی تصنیفی کام نہیں ہو سکا۔ اس میں چند تصنیفی اصلاحات بہت ضروری ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1. پریس کا اہتمام ہونا چاہیے جو مدرسے کے لیے ضروری ہے۔
2. جامعہ کا ماہنامہ ہر ماہ شائع ہونا چاہیے۔
3. عصری تعلیم کا اہتمام بھی ضروری ہے تاکہ جامعہ کے فارغ التحصیل طلباء بھی تمام شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں کردار ادا کر سکیں۔
4. کمپیوٹر لیب کا قیام بھی عمل میں لایا جائے جو کہ دورِ حاضر کی بہت اہم ضرورت ہے۔ (2)

مدارس جو دین اسلام کے قلعے ہیں اگر ان کے نصاب تعلیم کا بروقت حقیقت پر مبنی جائزہ نہیں لیا گیا اور اس کی اصلاح کے سلسلے میں غفلت برتی گئی تو اس کا خمیازہ ملت ہی کو بھگتنا پڑے گا۔ ملی زوال مزید سے مزید تر ہوتا جائے گا پھر وہی حال ہو گا جو اندلس میں ہوا وہاں اسلام کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہا۔ بعد ازاں اس سلسلے میں کوئی سعی سود مند ثابت نہ ہو گی۔ اس لیے ذمہ داران کو چاہیے کہ باہم مل جل کر مدارس کی صورتحال تبدیل کرنے کیلئے سنجیدہ کوششیں کریں۔

جامعہ محمدیہ کی تدریسی خدماتِ دینیہ:

دارالعلوم محمدیہ 1974ء میں قائم ہوا ہے اس کا الحاق وفاق المدارس سلفیہ سے ہے۔ اسی وجہ سے جو نصاب وفاق المدارس سلفیہ کا ہی ہے وہی اس دارالعلوم میں پڑھایا جاتا ہے۔ دارالعلوم محمدیہ کی تدریسی خدمات دینیہ اگرچہ اپنی نوعیت میں بہت سی خوبیوں کو سمیٹے ہوئے ہے لیکن اس حوالہ سے چند نقائص بھی پائے گئے جو اصلاح طلب ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

1. دارالعلوم محمدیہ کا نصاب تعلیم عصری تقاضوں سے زیادہ مطابقت نہیں رکھتا مثلاً طلباء کو قرآن و حدیث کے علاوہ فلسفہ و منطق پر بہت زور دیا جاتا ہے حالانکہ ان کی بجائے عصری علوم پر توجہ دلانا وقت کا اہم تقاضہ ہے۔
2. مدرسہ کے فارغ التحصیل طلباء تاریخ سے نابلد رہتے ہیں۔ حالانکہ تاریخ ہی معاشرتی ربط پیدا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔
3. یہاں کے اساتذہ کرام معاون تدریسی آلات مثلاً ماڈل، چارٹ، نقشوں وغیرہ کا استعمال نہیں کرتے حالانکہ ان آلات کی مدد سے تدریسی انداز کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔
4. اساتذہ کی جانب سے تحقیقی کاوشیں بہت کم ہیں۔
5. طلباء کو تحقیقی مضامین کی طرف کم رغبت دلائی جاتی ہے۔
6. طلباء کے مابین تحریری و تقریری مقابلہ جات کروانے کی بہت ضرورت ہے۔
7. اساتذہ کے لئے بھی معاوناتی تربیت کورسز کا اہتمام ہونا چاہئے۔ (3)

جامعہ محمدیہ کی تصنیفی خدماتِ دینیہ:

جامعہ محمدیہ کی تصنیفی خدمات سے متعلق درج ذیل تحقیق کی گئی ہے:

1. جامع محمدیہ کی جانب سے کسی قسم کا تصنیفی کام سامنے نہیں آیا۔
2. یہاں نصاب بھی وہی پڑھایا جاتا ہے جو وفاق المدارس السلفیہ نے تجویز کیا ہے۔ جامعہ کا اپنا کوئی نصاب نہیں۔

---

(1) ورک، اشفاق احمد، ڈاکٹر، مؤقف، ص 72
(2) قصوری، محمد منشاء تابش، پیکر علم و عمل، ص 25
(3) ورک، اشفاق احمد، ڈاکٹر، مؤقف، ص 72

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

3. کوئی غیر نصابی کتاب یہاں زیر تدریس نہیں اور نہ ہی تالیف ہوئی۔
4. تمام طلبہ کے لیے قرآن وحدیث فقہ اور عربی گرامر کی یکساں ضرورت کی ایک حد متعین کر کے اس کے بعد طلبہ کی جداگانہ صلاحیتوں اور ذوق کا لحاظ رکھتے ہوئے مختلف علوم وفنون میں گروپ بندی کا اہتمام کیا جائے تاکہ ہر طالب علم اپنے ذوق اور استعداد کے مطابق تعلیمی میدان میں آگے بڑھ سکے۔(1)

ابلاغ عامہ کے تمام میسر ذرائع مثلاً پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور کمپیوٹر وانٹرنیٹ کے ساتھ دینی مدارس کے طلبہ وفضلاء کی اس درجہ کی شناسائی اور مہارت ضروری ہے کہ وہ ان کے استعمال کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوں اور ان ذرائع سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والے کام کی نوعیت اور دائرہ کار کا ادراک کرتے ہوئے اس کے توڑ کے لیے کچھ نہ کچھ کردار ضرور ادا کر سکیں۔ قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کی عمومی تعلیم کے ساتھ ساتھ آج کے دور میں یہ بھی ضروری ہے کہ اسلامی نظام حیات کو ایک مستقل مضمون اور باضابطہ نصاب کے طور پر پڑھایا جائے اور اسلامی احکام وقوانین پر فکر جدید کی طرف سے کیے جانے والے اعتراضات اور شبہات وشکوک کو سامنے رکھتے ہوئے طلبہ کو شعوری طور پر اسلامی نظام کی ترجمانی اور نفاذ کے لیے تیار کیا جائے۔

دینی مدارس کو اپنے اردگرد رہنے والے عام شہریوں بالخصوص سکولوں اور کالجوں کے طلبہ کے لیے بھی مناسب اوقات میں مختصر کورسز کا اہتمام کرنا چاہیے جن کے ذریعے وہ ضروری عربی گرامر کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ اور ضروریات زندگی کے حوالہ سے حدیث وفقہ کا منتخب نصاب پڑھ سکیں۔ دینی مدارس کے وفاقوں یا بڑے دینی مدارس کی سطح پر باصلاحیت اور ذہین فضلاء درس نظامی کے لیے تخصص کے ایسے کورسز کا اہتمام ضروری ہے جن کے ذریعہ انہیں مروجہ بین الاقوامی زبانوں مثلاً عربی، انگلش، فرنچ اور فارسی وغیرہ میں تحریر وگفتگو کی مہارت حاصل ہو۔ موجودہ عالمی صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں اسلام کی دعوت، ترجمانی اور دفاع کے لیے تیار کیا جائے۔ طلبہ میں تحریر وتقریر اور مطالعہ وتحقیق کا ذوق بیدار کرنے کے لیے وفاقوں اور مدارس کی سطح پر خطابت اور مضمون نویسی کے انعامی مقابلوں کا اہتمام کیا جائے۔

مدرسہ احیائے اسلام اور ادارہ ولایت علی بن ابی طالب کی دینی خدمات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

مدرسہ احیائے اسلام کی تدریسی خدمات

مدرسہ احیائے اسلام کا نصاب وہی ہے جو رابطۃ المدارس پاکستان کا ہے کیونکہ اس مدرسے کا الحاق رابطۃ المدارس سے ہے۔ اس مدرسہ میں مجوزہ نصاب کی تدریس ہی ہوتی ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اس نصاب میں جدت لائی جائے۔ ہم عصر مضامین کا بالخصوص مطالعہ کروایا جائے۔ فلسفہ ومنطق پر کثیر مباحث کو سمیٹتے ہوئے علم جغرافیہ وتاریخ پڑھاتے ہوئے اقوام کے عروج وزوال کی وجوہات واسباب پر زیادہ توجہ دی جائے تاکہ طالب علم مسلمانوں کو عروج بخشنے والے عناصر کو جانتے ہوئے جب مدرسہ سے فارغ ہوں تو عظیم داعی ومبلغ اسلام بن سکیں۔(2) مدرسہ احیائے اسلام کی تدریسی خدمات کے لئے دی جانے والی تجاویز کا اجمالی خاکہ درج ذیل ہے:

1. ان فضلاء کو دنیا کے بڑے مذاہب کا تقابلی مطالعہ کرایا جائے۔
2. تاریخ عالم اور تاریخ اسلام ترتیب کے ساتھ پڑھائی جائے۔
3. مختلف شعبہ ہائے زندگی کے حوالے سے اسلام کا بطور نظام مطالعہ کرایا جائے۔
4. اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں رائج نظاموں سے متعارف کرایا جائے۔
5. مغرب کے سیکولر فلسفہ اور نظام سے کماحقہ روشناس کرایا جائے۔
6. عربی اور انگریزی زبان پڑھائی جائے اور کم از کم اردو میں صحافتی اسلوب کے ساتھ مضمون نویسی کی مشق کرائی جائے۔
7. مطالعہ اور تحقیق کا ذوق بیدار کیا جائے اور مختلف موضوعات پر اچھی گفتگو اور اچھی تحریر کا سلیقہ پیدا کیا جائے۔
8. اس دوران میں جو فضلاء میٹرک پاس نہیں ہیں، انہیں میٹرک کی تیاری کرادی جائے اور جو میٹرک کر چکے ہیں، انہیں ایف اے کی تیاری کرائی

---

(1) ورک، اشفاق احمد، ڈاکٹر، مؤقف، ص72
(2) قصوری، محمد منشاء تابش، پیکر علم وعمل، ص56

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

جائے۔[1]

مدرسہ احیائے اسلام کی تصنیفی خدماتِ دینیہ

مدرسہ احیائے اسلام کے کسی بھی استاد یا فارغ التحصیل طالب علم کی طرف سے کسی قسم کی تدریسی خدمات منظر عام پر نہیں آئی۔ یہ بات جہاں تدریسی کمزوریوں کی طرف اشارہ ہے وہیں اساتذہ میں تحقیقی تربیت کی کوتاہی کی بھی عکاس ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مدرسہ کے نصاب میں پائے جانے والی کمزوریوں کی بھی جھلک دکھاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مدرسہ کے کمزور مقاصد اور منصوبہ بندی کی عدم توجہی کو بھی واضح کرتی ہے۔ ورنہ شیخوپورہ کے مشہور مدارس سے متعلق یہ بات تشویشناک ہے کہ ہر سال ہزاروں کی سال میں ہونے والے فارغ التحصیل طلباء میں کوئی ایک بھی اس قابل نہیں کہ ایک تحقیقی مضمون ہی لکھ سکے۔ لہذا خلاصہ یہ ہے کہ جامعہ احیائے اسلام اپنی خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایسی کوتاہیاں بھی سمیٹے ہوئے ہے جن کا ازالہ احیائے اسلام کے لئے بے حد ضروری ہے۔

ادارہ ولایت علی ابن ابی طالب کی تدریسی خدمات

ادارہ ولایت علی ابن ابی طالب کا نصاب وہی ہے جو وفاق المدارس شیعہ کا ہے۔ ادارہ ولایت علی ابن ابی طالب کے نصاب میں جدید علوم کو شامل تو کیا گیا ہے لیکن اس نصاب کو مکمل طور پر پڑھایا نہیں جاتا جس وجہ سے طالب علم دورِ جدید میں زندگی گزارتا ہے۔ مگر عصری علوم سے، عصری حالات سے بالکل کورا ہوتا ہے گویا علم کا تعلق صرف ماضی سے ہو، مستقبل سے نہ ہونے پائے۔ یہاں کے اساتذہ غیر تدریسی کتب کے مطالعے سے منع کرتے ہیں۔ نتیجہ اس کا یہ نکلتا ہے کہ جب طلباء مدرسے سے نکل کر باہر کی دنیا میں داخل ہوتے ہیں تو عصری علم کی ناواقفیت کی وجہ سے شدید احساس کمتری میں مبتلا ہوتے ہیں۔[2]

اس نصاب میں سب سے زیادہ زور علوم عالیہ پر ہے۔ صرف و نحو کی کتابوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے اس سے زیادہ تعداد منطق و فلسفے کی کتابوں کی ہے۔ ادارہ ولایت بن ابی طالب کا طالب علم نہ تاریخ سے واقف ہوتا ہے اور نہ جغرافیے سے اور اسے اس نقص کا احساس بھی نہیں ہوتا۔[3] یہاں کے طلباء مدرسہ سے فارغ ہونے کے بعد نہ تو وہ اسلامیات ہی میں پختہ ہوتے ہیں کہ وہ درس و تدریس کا فریضہ انجام دے سکیں اور نہ ہی عصری تعلیم گاہوں میں ہی پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیشتر طلبہ مکتب، مدرسہ اور مساجد کا رخ کرتے ہیں بعض گھر کی مصروفیات اور مجبوریوں کی بنا پر مزید تعلیم ترک کر دیتے ہیں۔[4]

ادارہ ولایت علی ابن ابی طالب کی تصنیفی خدمات

1. ادارہ ولایت علی ابن ابی طالب کی جانب سے کسی قسم کا تصنیفی کام سامنے نہیں آیا۔
2. کوئی غیر نصابی کتاب یہاں زیر تدریس نہیں اور نہ ہی تالیف ہوئی۔
3. کسی استاد کی طرف سے کوئی کتاب یا تحقیقی مضمون کسی بھی عنوان سے متعلق نہیں لکھا گیا۔
4. کسی طالب علم کی جانب سے بھی کوئی تحقیقی کاوش سامنے نہیں آئی۔

خلاصۃ البحث:

شیخوپورہ کے دینی مدارس میں اسلامی علوم و فنون کی اعلیٰ تعلیم اور تحقیق و تصنیف وقت کی اہم ترین اور فوری ضرورت ہے۔ بہت سے مدارس میں درسی تعلیم کے بعد تحقیق اور تصنیف کے شعبے گزشتہ چند برسوں میں کثرت سے قائم ہوئے ہیں۔ تحقیق اور تصنیف کے یہ شعبے بلاشبہ مفید کام کر رہے ہیں اور ان کی موجودگی سے اسلامی تحقیقات کی اہمیت کا احساس بڑھا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کسی بھی شعبہ سے تحقیق کے وہ مقاصد اب تک کماحقہ پورے نہیں ہو سکے جس کی آج ملک و ملت کو اشد ضرورت ہے۔ اس وقت شیخوپورہ کے مدارس میں موجودہ صورتحال یہ ہے کہ دینی مدارس کے نظام اور نصاب میں ان میں سے کسی بھی ضرورت کی تکمیل کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ اس وقت شیخوپورہ کے دینی مدارس کے فارغین کی بہت بڑی تعداد مساجد کی امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ بلاشبہ مساجد کی امامت اور

---

[1] ورک، اشفاق احمد، ڈاکٹر، مؤقف، ص72

[2] اشاعت خاص، ولایت علی، جنڈیالہ شیر خان، ص7

[3] ایضاً، ص12

[4] ایضاً، ص44

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

خطابت مسلم معاشرہ میں ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ معاشرہ کی دینی تشکیل اور رائے عامہ کی اسلامی تربیت میں ائمہ اور خطباء کے کام کو اساسی اہمیت حاصل ہے۔ لیکن شیخوپورہ کے مدارس کا موجودہ نصاب اور نظام طلبہ کے لیے مطلوبہ صلاحیت اور صفات کے ائمہ اور خطباء تیار نہیں کرتا۔ آج تحقیق و تصنیف کی حالت نہایت افسوس ناک ہے۔ شیخوپورہ کے اکثر مدارس میں صرف نصابی سرگرمیاں حاوی ہیں، جہاں تحقیق و تصنیف کا نام و نشان بھی نہیں ملتا، اور کچھ مدارس میں غیر نصابی سرگرمیوں کا دائرہ نمایاں طور پر تقریر کی مشق تک محدود ہے۔ نتیجہ کے طور پر شیخوپورہ کے مدارس سے غالب تعداد میں یا تو مدرسین پیدا ہو رہے ہیں یا پھر مقررین یا پھر اسی درس و تقریر کی مشق کرنے کرانے والے شارحین و تقریر نگار۔ اس کے علاوہ شیخوپورہ کی ایک بڑی تعداد مسلکی اور گروہی زنجیروں میں جکڑی ہوتی ہے۔ کئی کئی برسوں سے حدیث، تفسیر اور فقہ کی بڑی بڑی کتابیں پڑھانے والی شخصیات مدارس کی دنیا میں جن کے نام کا سکہ چلتا ہے وہ ابتدائی درسی کتابوں کی شرح و حاشیہ نگاری کو ممتاز علمی و تصنیفی کام تصور کر بیٹھی ہے۔ تحقیقی اور تصنیفی فکر جو کہ موجودہ علمی سرمایہ میں اضافہ کا باعث ہو اور جس سے قافلہ علم کو آگے بڑھنے کے لیے توانائی حاصل ہو۔ ایسا کام اب مدارس میں خال خال ہی نظر آتا ہے۔

ضروری ہے کہ شیخوپورہ کے دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں اتنی کشادگی پیدا کی جائے کہ وہ اپنے دامن میں جدید پیش رفت اور نئی تحقیقات و خدمات کو سمولے، تاکہ فقہ اسلامی کا فاضل جدید فقہی مباحث اور تحقیقات سے، علم حدیث کا فاضل فن حدیث کے میدان کی بیش قیمت تحقیقات و خدمات سے، اور علم تفسیر کا فاضل میدان تفسیر کی پیش رفت اور ضروریات جدیدہ سے کماحقہ واقف ہو۔

تجاویز و سفارشات

مقالہ ہذا کے لیے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1. شیخوپورہ کے مدارس میں ذرائع علوم مثلاً صرف، نحو، منطق، الجبرا، فقہ، گرامر پر تو زور دیا جاتا ہے جبکہ قرآن کے حوالہ سے کوئی ریسرچ ورک نہیں کروایا جاتا۔
2. شیخوپورہ میں مشہور دینی مدارس ہونے کے باوجود تحقیقی عمل کا فقدان ہے لہذا ضروری ہے کہ طلباء میں تحقیقی اہلیت پیدا کرنے کی سعی کی جائے۔
3. حکومتی سطح پر ایسی کمیٹیاں قائم کی جائیں جو مدارس دینیہ بالخصوص شیخوپورہ دینی مدارس کے مسائل معلوم کریں اور ان مسائل کو حل کرنے کا انتظام بھی کریں۔
4. شیخوپورہ کے مذہبی مدارس میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری جدید تعلیم کا بندوبست بھی کیا جائے تاکہ مدارس میں پڑھنے والے طلباء ترقی کی دوڑ میں کسی سے پیچھے نہ رہ سکیں۔
5. شیخوپورہ کے مدارس میں نصابی سرگرمیوں کے علاوہ غیر نصابی سرگرمیوں پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہئے۔
6. شیخوپورہ میں دینی مدارس کے اساتذہ کو چاہئے کہ مضمون اور سبق کی مناسبت سے تدریسی وسائل استعمال کئے جائیں، ان تصاویر پر نقشہ جات، چارٹ ماڈل سب ہی شامل ہیں۔
7. شیخوپورہ کے اہلِ مدارس اپنی مسلمہ صلاحیتوں کو کسی مسلک کے ذاتی اور نظریاتی مقاصد کا تحفظ کرنے کی بجائے اسلام کی حقانیت پر لگائیں۔
8. حکومت اپنی نگرانی میں شیخوپورہ کے تمام مکاتب فکر کے نصاب کو توازن اور ہم آہنگ بنائے۔